اخلاق سیریز
دل بدلے تو زندگی بدلے
(پارٹ 2)
نگہت ہاشمی
النور پبلیکیشنز

یادداشتیں

طھارۃ

طہارت کیا ہے؟

طہارت نصف ایمان ہے۔

1.عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ. رضي الله عنه قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم : الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ.

حضرت ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''طہارت نصف ایمان کے برابر ہے۔'' (مسلم:534)

طہارت نماز کی چابی ہے۔

2.عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. رضي الله عنه قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم :(مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ)

روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:''چابی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اس کی تکبیر اور تحلیل اس کی سلام یعنی تکبیر تحریمہ کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور منافیات نماز حرام اور سلام پھیرنے سے وہ سب حلال ہو جاتی ہیں۔'' (ترمذی:3)

طہارت کیوں ضروری ہے؟

پوری طہارت کے ساتھ ادا کی جانے والی نماز گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

3.عَنْ أَبِي صَخْرَةَ قَالَ:سَمِعْتُ حُمْرَانَ ابْنَ أَبَانٍقَالَ: كُنْتُ أَضَعُ لِعُثْمَانَ طَهُورَهُ فَمَاأَتَي عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّاوَهُوَيُفِيضُ عَلَيْهِ نُطْفَةً،وَقَالَ عُثْمَانُ:حَدَّثَنَارَسُولُ اللّٰهِ عِنْدَانْصِرَافِنَاهَذِهِ (قَالَ مِسْعَرٌ : أُرَاهَا الْعَصْرَ) فَقَالَ:(مَاأَدْرِي أُحَدِّثُكُمْ بِشَيْءٍ أَوْأَسْكُتُ؟)فَقُلْنَايَارَسُولَ اللّٰهِإِنْ كَانَ خَيْرًافَحَدِّثْنَاوَإِنْ كَانَ غَيْرَذَلِكَ فَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.قَالَ:(مَامِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُفَيُتِمُّ الطُّهُورَالَّذِي

یادداشتیں

كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِمَابَيْنَهَا)

حضرت حمران بن اوبان رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے طہارت کا پانی رکھا کرتا تھا اور آپ پر کوئی دن ایسا نہیں آیا کہ آپ نے کچھ پانی اوپر نہ بہالیا ہو (غسل نہ کیا ہو) اور حضرت عثمان نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ ہمارے اس نماز کے فارغ ہونے کے بعد۔ مسعر نے کہا کہ اس سے مراد نماز عصر تھی۔ پس آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ تم کو ایک بات بتادوں یا خاموش رہوں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی وہ بھلائی کی بات ہے تو ہم سے بیان فرمائے اور اگر اس کے علاوہ ہے تو اللہ اور رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان پاکی حاصل کرے اور پوری طہارت حاصل کرے اور پھر یہ پانچوں نمازیں ادا کرتا رہے تو یہ نمازیں اپنے درمیانی اوقات میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔ (صحیح مسلم: 546)

اللہ تعالیٰ جہالت کی گندگی کو دور کرنا چاہتا ہے۔

4. وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (33) وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا (34)

”اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور پہلی جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تم اہلِ بیت سے گندگی کو دور کردے اور تمہیں پوری طرح پاک کردے۔ (33) اور تمہارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی آیات اور حکمت میں سے جو کچھ سنایا جاتا ہے اُسے یاد رکھو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ باریک بین ہے، خبر رکھنے والا ہے۔“

(الاحزاب: 33،34)

گناہوں سے پاکیزگی کے لیے۔

یادداشتیں

5.عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ . رضی اللہ عنہ قَالَ: جَائَمَاعِزُبْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ! طَهِّرْنِي. فَقَالَ: (وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ)قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَبَعِيدٍثُمَّ جَآءَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! طَهِّرْنِي. فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: (وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ)قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَبَعِيدٍثُمَّ جَآءَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اِطَهِّرْنِي.فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ. حَتّٰى اِذَاكَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: (فِيمَ اُطَهِّرُكَ؟)فَقَالَ: مِنَ الزِّنَى. فَسَأَلَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَبِهِ جُنُونٌ؟)فَأُخْبِرَاَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ. فَقَالَ: (أَشَرِبَ خَمْرًا؟)فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْمِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: (أَزَنَيْتَ؟)فَقَالَ: نَعَمْ. فَأَمَرَبِهِ فَرُجِمَ.

معاذ بن مالک نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول مجھے پاک کریں، آپ نے فرمایا: تیرے لیے ہلاکت ہو، واپس جا اللہ سے معافی مانگ اور اس کی طرف رجوع کر۔ وہ تھوڑی دور ہی جا کر لوٹ آئے اور آ کر عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے پاک کریں تو نبی ﷺ نے اسی طرح فرمایا یہاں تک کہ چوتھی دفعہ اسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تجھے کس بارے میں پاک کروں اس نے عرض کیا زنا سے تو رسول اللہ نے پوچھا: کیا یہ دیوانہ ہے؟ تو آپ کو خبر دی گئی وہ دیوانہ نہیں ہے آپ نے فرمایا کیا اسے شراب پی ہے تو ایک آدمی نے اٹھ کر اسے سونگھا اور اس نے شراب کی بد بو نہ پائی تو رسول اللہ نے فرمایا: کیا تو نے زنا کیا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے حکم دیا تو اسے رجم کیا گیا۔
(مسلم: 4431)

طہارت اختیار کرنے والے

اللہ تعالیٰ پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

6.اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ(222)

یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

یادداشتیں

(البقرہ: 222)

اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

7. وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (107) لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (108)

"اور جن لوگوں نے ایک مسجد بنائی ہے نقصان پہنچانے اور کفر کے لیے، اور مومنوں میں پھوٹ ڈالنے کے لیے اور ان لوگوں کے لیے کمین گاہ بنانے کے لیے جو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کر چکے ہیں۔ اور وہ ضرور قسمیں کھا کر کہیں گے کہ ہمارا ارادہ بھلائی کے سوا کسی دوسری چیز کا نہ تھا۔ اور اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔ (107) تم اس عمارت میں کبھی کھڑے نہ ہونا۔ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہو وہی اس لائق ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (108)" (التوبہ: 107,108)

طہارت کا حکم

اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔

8. يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ (1) قُمْ فَاَنْذِرْ (2) وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ (3) وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (4) وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (5) وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ (6) وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ (7)

"اُٹھو پھر خبردار کرو۔ (2) اور اپنے ربّ کی بڑائی بیان کرو۔ (3) اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔ (4) اور گندگی سے دُور رہو۔ (5) اور زیادہ حاصل کرنے کے لیے احسان نہ

یاداشتیں

کرو۔(6)اور اپنے ربّ کے لیے صبر کرو۔" (المدثر:1,7)

نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی۔

9.عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ. رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. أَنَّهُ دَخَلَ ابْنِ عَامِرٍ يَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ،فَقَالَ: أَلَاتَدْعُواللّٰهَ لِي،يَاابْنَ عُمَرَ؟فَقَالَ:إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: (لَاتُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مَنْ غُلُولٍ) وَكُنْتَ عَلَى الْبَصْرَةِ)

"حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ' ابن عامر جو کہ بیمار تھے ان کی عیادت کے لیے آئے۔ابن عامر نے کہا اے ابن عمر! کیا تم اللہ سے میرے لیے اللہ سے دعا نہیں کرتے؟انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی اور صدقہ قبول نہیں کیا جاتا اس مال غنیمت سے جو تقسیم سے پہلے اڑالیا جائے اور تم بصرہ کے حاکم ہو چکے ہو۔" (صحیح مسلم:535)

جمعہ کو غسل کر کے آیا کرو۔

10.عَنْ عَائِشَةَ. رضي الله عنها. قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالعَوَالِي،فَيَأْتُونَ فِي الغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الغُبَارُوَالعَرَقُ،فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ لْعَرَقُ،فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :لَوْأَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے کہا کہ جمعہ کی نماز پڑھنے اپنے گھروں سے اور اطراف مدینہ گاؤں سے (مسجد نبوی میں) باری باری آیا کرتے تھے۔لوگ گردوغبار میں چلے آتے ،گرد میں اٹے ہوئے اور پسینہ میں شرابور۔اس قدر پسینہ ہوتا کہ تھمتا نہیں تھا۔اسی حالت میں ایک آدمی رسول کریم ﷺ کے پاس آیا۔آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اس دن (جمعہ میں) غسل کر لیا کرتے تو بہتر ہوتا۔ (بخاری: 902)

میرے گھر کو طواف، اعتکاف، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے

یادداشتیں

پاک رکھو۔

11. وَاِذِ ابۡتَلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ط قَالَ اِنِّىۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ط قَالَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ط قَالَ لَا يَنَالُ عَهۡدِى الظّٰلِمِيۡنَ (124) وَاِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَيۡتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمۡنًا ط وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّى ط وَعَهِدۡنَآ اِلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ اَنۡ طَهِّرَا بَيۡتِىَ لِلطَّآئِفِيۡنَ وَالۡعٰكِفِيۡنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوۡدِ (125)

اور جب ابراہیم کو اُس کے ربّ نے کئی باتوں میں آزمایا تو اُس نے اُن سب کو پورا کر دکھایا۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا: ''یقیناً میں تمہیں سب لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔'' ابراہیم نے کہا: ''اور میری اولاد میں سے بھی؟'' اللہ تعالٰی نے فرمایا: ''میرا وعدہ ظالموں تک نہیں پہنچتا۔'' (124) اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے مرکز اور امن کی جگہ قرار دیا۔ اور مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کے ذمّے لگایا تھا کہ دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔'' (البقرہ: 124,125)

12. وَاِذۡ بَوَّاۡنَا لِاِبۡرٰهِيۡمَ مَكَانَ الۡبَيۡتِ اَنۡ لَّا تُشۡرِكۡ بِىۡ شَيۡـًٔا وَّ طَهِّرۡ بَيۡتِىَ لِلطَّآئِفِيۡنَ وَالۡقَآئِمِيۡنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوۡدِ

''اور جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کی جگہ مقرر کی کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔'' (الحج: 26)

دلوں کو بھی پاک رکھو۔

13. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُيُوۡتَ النَّبِىِّ اِلَّاۤ اَنۡ يُّؤۡذَنَ لَـكُمۡ اِلٰى طَعَامٍ غَيۡرَ نٰظِرِيۡنَ اِنٰٮهُ وَلٰـكِنۡ اِذَا دُعِيۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡا فَاِذَا طَعِمۡتُمۡ فَانۡتَشِرُوۡا وَلَا مُسۡتَاۡنِسِيۡنَ لِحَدِيۡثٍ ط اِنَّ ذٰلِكُمۡ كَانَ يُؤۡذِى النَّبِىَّ فَيَسۡتَحۡىٖ مِنۡكُمۡ وَاللّٰهُ لَا يَسۡتَحۡىٖ مِنَ الۡحَـقِّ ط وَاِذَا سَاَلۡتُمُوۡهُنَّ مَتَاعًا فَسۡـئَلُوۡهُنَّ مِنۡ وَّرَآءِ حِجَابٍ ط ذٰلِكُمۡ اَطۡهَرُ

یادداشتیں

لِقُلُوْبِکُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۚ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا(53)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو مگر یہ کہ تمہیں اجازت دی جائے۔کھانے کے تیار ہونے کا انتظار نہ کرو۔لیکن جب تمہیں بلایا جائے تو اندر آ جاؤ۔ پھر جب تم کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور باتوں میں دل لگانے والے نہ بنو۔یقیناً یہ بات نبی کو ناگوار ہوتی ہے پھر وہ تمہارا لحاظ کرتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ حق بات کہنے میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا۔اور جب تم اُن سے کوئی چیز مانگو تو اُن سے پردے کے پیچھے سے مانگو۔یہ تمہارے اور اُن کے دلوں کے لیے پاکیزہ تر ہے۔اور تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف دو اور نہ یہ جائز ہے کہ اُن کے بعد اُن کی بیویوں سے کبھی نکاح کرو۔یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا (گناہ) ہے۔'' (الاحزاب:53)

طہارت کے حصول کے لئے دعائیں

اے اللہ! مجھے پاک کر دے۔

14.عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى.يُحَدِّث عَنْ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَا السَّمٰوَاتِ وَمِلَاالارْضِ وَمِلَامَاشِعِتَ مِنْ شَيءٍ بَعْدُ اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِوَالْمَاءِ البَارِدِ. اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالخَطَايَاكَمَايُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الوَسَخِ)

حضرت ابن ابی عوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرماتے تھے ''اے اللہ تو ہی اس تعریف کا مستحق ہے جس سے تمام آسمان و زمین بھر جائیں اور جس ظرف کو تو چاہے وہ بھر جائے۔اے اللہ مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے۔ (مسلم:1067)

یا اللہ! اسے پاک کر دے۔

15.عَنْ عَوْفَ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ. رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : عَلٰى

یاداشتیں

جِنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (أَوْمِنْ عَذَابِ النَّارِ) قَالَ: حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتَ)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے یاد کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے "یا اللہ اس کو بخش دے اور اس پر رحم کر اور اس پر عافیت عطا فرما اور اس کے اترنے کو مکرم بنادے اور اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اس کو پانی اور برف اور اولوں سے دھودے اور اس کے گناہوں کو اس طرح صاف کردے جیسا کے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہوجات ہے اور اس گھر کے بدلے بہتر گھر عطا فرما اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما اور اس کو جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر سے بچا اور جہنم کے عذاب سے بچا" یہاں تک کہ میں نے یہ خواہش کی کہ یہ میت میری ہوتی۔ (مسلم: 2232)

یادداشتیں

الصلاۃ

نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

1. جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوة

"میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔" (نسائی)

نماز راحت کا ذریعہ ہے۔

2۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَا بِلَالُ ! اَرِحْنَا بِالصَّلٰوةِ

"اے بلال رضی اللہ عنہ! نماز کے ذریعے ہمیں راحت پہنچاؤ (یعنی اذان دو)۔"

(مسند احمد: 364/5)

نماز پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

3. وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَامِنْ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْئَهَا وَخُشُوْعِهَا وَرُكُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ تُؤْتَ كَبِيْرَةٌ ، وَكَذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ"

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: "اگر کسی مسلمان پر فرض نماز کا وقت آئے اور وہ اس کے وضو، رکوع اور خشوع کو بہتر انداز میں کرے تو وہ اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے بشرطیہ کبیرہ گناہ نہ کیا۔ ہو اور یہی صورت عمر بھر رہتی ہے" (صحیح مسلم: 543)

نمازوں کا خیال رکھنے والے کے لیے جنت ہے۔

4. وَعَنْ حَنْظَلَةَ الْكِتَابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ رُكُوْعِهِنَّ وَسُجُوْدِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ وَعَلِمَ اَنَّهُنَّ

یادداشتیں

حَقٌّ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ ،اَوْ قَالَ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ ، اَوْ قَالَ حُرِّمَ عَلَی النَّارِ.

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ (کاتب وحی) کا بیان ہے کہ میں نے رسول ﷺ سے سنا،آپ فرمارہے تھے جو شخص پانچ نمازوں کے رکوع،سجوداوراوقات کا خیال رکھتا ہے اوریقین رکھتا ہے کہ یہ اللہ تعالی کا حق ہے ،وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔" یا آپ ﷺ نے فرمایا"اس کے لیے جنت واجب ہے" یا آپ ﷺ نے فرمایا"وہ آگ کے لیے حرام ہے"

(مسند احمد: 267/4)

کامل روشنی کی خوشخبری دے دو۔

5.عن بُرَیْدَۃَ عن النَّبِیِّ ﷺ قال : بَشِّرِ الْمَشَّائِینَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:اندھیرے میں مسجدوں کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن کامل روشنی کی خوشخبری دے دو۔

(سنن ابی داؤد: 561)

وقت پر نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کا محبوب عمل ہے۔

6.عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ :اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ؟ قَالَ : الصَّلَاۃُ عَلٰی وَقْتِھَا. "

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول ﷺ سے پوچھا کہ اللہ کے ہاں کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا"وقت پر نماز پڑھنا"۔

(مسلم: 254)

وقت پر نماز ادا کرنے والوں کے لیے جنت ہے۔

7.فِی رِوَایَۃٍ لِاَبِی دَاوُدَ مِنْ حَدِیْثِ اَبِی قَتَادَۃَ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

یاداشتیں

:"قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :اِنِّی فَرَجْتُ عَلٰی اُمَّتِکَ خَمْسَ صَلَوٰاتٍ عَهِدْتُ اِنِّی عَهِدًااَنَّهُ مَنْ يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَلَاعَهْدَ لَهُ عِنْدِی.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا"اللہ عز وجل فرماتے ہیں میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کیں ہیں اور میں نے اپنے ساتھ عہد کیا ہے کہ جو شخص ان کو وقت پر ادا کرے گا، میں اس کو جنت میں داخل کروں گا اور جو شخص ان کی حفاظت نہیں کرے گا اس کے ساتھ میرا کوئی عہد نہیں ہے۔" (سنن ابی داود: 430)

فرض نمازیں احسن انداز میں ادا کرنے والے سے بخشش کا وعدہ ہے

نماز کا پہلا وقت آخری وقت سے افضل ہے۔

8.وَخَرَّجَ الدَّيْلَمِیُّ فِی مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ بِاِسْنَادِهِ عَنِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ:"فَضْلُ اَوَّلِ الْوَقْتِ عَلٰی آخِرِهِ كَفَضْلِ الْآخِرَةِ عَلَى الدُّنْيَا.

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا"نماز کا پہلا وقت آخری وقت سے اتنا ہی افضل ہے، جتنی آخرت دنیا سے"۔ (فردوس الاخبار للدیلمی: 154/3)

نماز کا اول وقت اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا وقت ہے۔

9.وَخَرَّجَ التِّرْمِذِیُّ بِاِسْنَادِهِ عَنِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلْوَقْتُ الاَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْآخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ.

حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا"نماز کا اول وقت اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا وقت ہے اور آخری وقت معافی کا"۔ (سنن ترمذی: 172)

10.وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ:اَشْهَدُ اَنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوٰاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ [وَصَلَّاهُنَّ]لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَ

یاداشتیں

لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ .

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''اللہ تعالی نے پانچ نمازیں فرض کیں ہیں۔ جو شخص بہترین وضو کر کے انہیں وقت پر ادا کرے، ان کا رکوع وخشوع مکمل کرے، اللہ تعالی کا اس کے ساتھ وعدہ ہو جاتا ہے کہ وہ اسے بخش دے گا اور جو ایسے نہ کرے تو اس کے ساتھ اللہ تعالی کا کوئی وعدہ نہیں ہے۔ اگر چاہے تو اس کو بخش دے اور چاہے تو عذاب میں مبتلا کرے''

(نسائی: 462)

نماز سے روکنے والوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کی بددعا۔

11. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ : حَبَسُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَا اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ اَوْ : اَجْوَافَهُمْ نَارًا شَكَّ يَحْيٰى .

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے غزوۂ خندق کے موقعہ پر فرمایا: ''ان کفار نے ہمیں درمیانی نماز نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، خدا ان کی قبروں، گھروں یا پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔'' (قبروں اور گھروں یا پیٹوں کے لفظوں میں شک یحیٰی بن سعید راوی کی طرف سے ہے) (صحیح بخاری: 4533)

بے نمازیوں کے لئے وعیدیں

جس نے نماز کے حفاظت نہ کی اس کے لیے نور ہو گا نہ برہان اور نہ نجات۔

12. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوْ بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ :مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَّ لَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَهَامَانَ وَ فِرْعَوْنَ وَاُبَيِّ ابْنِ خَلَفٍ''

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن نماز

یادداشتیں

کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ''جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اس کے لیے نماز قیامت کے روز نور، برھان اور نجات کا باعث ہوگی جس نے نماز کے حفاظت نہ کی اس کے لیے نور ہوگا نہ برہان اور نہ نجات، نیز قیامت کے روز اس کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔'' (صحیح ابن حبان للارناؤطا الجزء الرابع: 1467)

نماز فجر اور عشاء کا ثواب پتہ چلا جاتا تو گھٹنوں کے بل بھی جاتے

13.عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : لَیْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِیْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَافِیْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَیُقِیْمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا یَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ أُخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَا یَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری کوئی نماز نہیں ہوتی اگر انہیں پتہ چل جائے کہ دونوں نماز کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو ان دونوں نمازوں میں ضرور آتے خواہ گھٹنوں کے بل ہی آنا پڑتا۔ میں نے ارادہ کیا کہ مؤذن کو حکم دوں کہ وہ اقامت کہے پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرائے اور خود آگ کا ایک شعلہ لے کر ان لوگوں (کے گھروں) کو جلا دوں جو اس (اذان اور اقامت کے) بعد نماز کے لیے نہیں نکلتے۔'' (صحیح بخاری: 657)

یادداشتیں

الصیام

روزہ

روزہ کس لئے؟

تقویٰ کے لیے۔

1.یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (183)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔'' (سورہ البقرہ: 183)

روزہ کیا دیتا ہے؟

2. وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷛ : اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : " اَلصِّیَامُ وَالْقُرْآنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ : اَیْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ ، وَیَقُوْلُ الْقُرْآنُ :مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِی فِیْهِ قَالَ : فَیُشَفَّعَانِ ".

حضرت عبداللہ بن عمرو ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ اور قرآن بندے کے لیے قیامت کے دن سفارش کریں گے۔روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے کھانے اور خواہشِ نفس سے روکا، لہٰذا اس کے متعلق میری سفارش قبول کر اور قرآن کہے گا: اے میرے ربّ! میں نے اسے رات کے وقت نیند سے روکا، لہٰذا اس کے متعلق میری سفارش قبول کر۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دونوں کی سفارش قبول کرلی جائے گی۔'' (مسند احمد: 174/2، مستدرک حاکم: 554/1)

روزہ گناہوں سے بچاتا ہے۔

3.عَنْ اَبَا هُرَیْرَةَ ﷛ یَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : قَالَ اللّٰهُ : كُلُّ عَمَلِ

یاداشتیں

ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِئُ بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ : إِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن آدم کے تمام اعمال اس کے لیے ہیں مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ دل لگی کی باتیں کرے اور نہ شور و غل کرے۔ اگر کوئی اس سے گالی گلوچ کرے یا اس سے لڑے تو کہہ دے کہ میں تو روزے دار ہوں۔ (صحیح بخاری: 1904)

روزہ دار کو چاہئے کہ اپنے برے اخلاق دور کرے۔

4. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ أَنْ يَّدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ یہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑے۔'' (صحیح بخاری: 1903)

اگر کسی میں نکاح کرنے کی طاقت نہ ہو تو اسے روزے رکھنے چاہئیں

5. عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : بَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ .

حضرت علقمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی استطاعت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے اور شرمگاہ کو بد فعلی سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے اور اگر کسی میں نکاح کرنے کی طاقت نہ ہو تو اسے روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ وہ شہوت کو ختم کرتے ہیں۔'' (صحیح بخاری: 1905)

یادداشتیں

الحج

حج کیا ہے؟

حج لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

1.اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ (96) فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ (97)

(آل عمران)

''بے شک سب سے پہلی عبادت گاہ جو انسانوں کے لیے تعمیر ہوئی وہ وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے۔اس کو خیر وبرکت دی گئی تھی اور تمام جہان والوں کے لیے مرکز بنایا گیا تھا۔اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں،ابراہیم علیہ السلام کا مقام عبادت ہے۔جو اس میں داخل ہو گیا وہ مامون ہوا۔لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔''

کون سا حج ؟

حجِ مبرور کا بدلہ جنت کے علاوہ کچھ اور نہیں ہوسکتا۔

2.عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:''ایک عمرہ دوسرے عمرے کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور حجِ مبرور کا بدلہ جنت کے علاوہ کچھ اور نہیں ہوسکتا۔'' (بخاری ومسلم)

وہ حج افضل ہے جس میں کوئی گناہ نہ ہو۔

یادداشتیں

3. عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی : اِیْمَانٌ لَّا شَکَّ فِیْہِ وَغَزْوٌ لَّا غُلُوْلَ فِیْہِ وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل عمل ایسا ایمان ہے جس میں کوئی شک نہ ہو اور ایسا جہاد ہے جس میں غنیمت کے مال سے خیانت نہ کی گئی ہو اور ایسا حج ہے جس میں کوئی گناہ نہ ہو۔'' (ابن حبان)

حج کا اجر

جب حاجی کا اونٹ پاؤں اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے۔

4. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ : مَا یَرْفَعُ اِبِلُ الْحَآجِّ رِجْلًا وَّلَا یَضَعُ یَدًا اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا حَسَنَۃً اَوْ مَحَا عَنْہُ سَیِّئَۃً اَوْ رَفَعَہٗ بِھَا دَرَجَۃً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب حاجی کا اونٹ پاؤں اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ایک نیکی لکھ دیتا ہے، ایک گناہ مٹا دیتا ہے، ایک درجہ بلند کرتا ہے۔'' (بیہقی، ابن حبان)

یادداشتیں

الزکوٰۃ

زکوٰۃ کیا ہے؟

زکوٰۃ اسلام کی بنیاد ہے۔

1.عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلَاۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکَاۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (1) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (2) نماز قائم کرنا (3) زکاۃ ادا کرنا (4) حج کرنا (5) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (صحیح البخاری:8)

زکوٰۃ ایمان کی دلیل ہے۔

2.عَنْ اَبِی مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: وَالزَّکَاۃُ بُرْھَانٌ .

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: ''زکاۃ (صاحب ایمان ہونے کی) دلیل ہے۔'' (صحیح سنن النسائی للالبانی: 2286)

زکوٰۃ کیوں ادا کریں؟

زکوٰۃ ادا کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

3.وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

(سورۃ النور:56)

مال بڑھانے کے لئے۔

4.وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَا فِیْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰہِ ج وَمَآ اٰتَیْتُمْ

یادداشتیں

مِنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ

''اور سود میں سے جو تم دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مال میں مل کر بڑھ جائے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہیں بڑھتا۔ اور جو زکوٰۃ تم اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ کرتے ہوئے دیتے ہو تو یہی لوگ ہیں جو اپنا مال بڑھانے والے ہیں۔'' (سورۃ الروم:39)

زکوٰۃ کا نظام قائم کرنا

زکوٰۃ کا نظام قائم کرنا اقتدار حاصل کرنے والوں کی ذمہ داری ہے۔

5. اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ

''یہ لوگ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار عطا کریں تو نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے روکیں گے۔ اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔'' (سورۃ الحج:41)

میں ضرور اس کے خلاف لڑوں گا جو نماز اور زکاۃ میں فرق کرے گا۔

6. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ ﷺ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ ﷛ وَكَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ وَعُمَرُ ﷛ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَ نَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ، فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُ قَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَاِنَّ الزَّكَاةِ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلَى ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ وَعُمَرُ ﷛ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبُوْ بَكْرٍ ﷛ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو عرب کے کچھ لوگ کافر ہوگئے (اور زکاۃ بیت المال میں جمع کرنے سے انکار کر دیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ لوگوں سے جہاد کیوں کر کریں گے

یادداشتیں

حالانکہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے جب تک وہ لا الہ نہ کہیں جب یہ لگیں تو انہوں نے اپنے مال اور اپنے جانیں مجھ سے بچالیں۔ مگر حق کے ساتھ، اور ان کا حساب اللہ تعالی کے ذمہ ہوگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم میں تو ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکاۃ میں فرق کرے گا کیونکہ زکاۃ کا مال حق ہے واللہ! اگر یہ لوگ ایک بکری کا بچہ بھی جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے مجھے نہ دیں گے تو ان سے ضرور لڑوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ! اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا، اور میں جان گیا کہ حق یہی ہے۔ (صحیح بخاری: کتاب الزکاۃ)

زکوٰۃ ادا کرنے والے

زکوٰۃ ادا کرنے والے قیامت کے دن خوف اور غم سے محفوظ ہوں گے۔

7. اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

''یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی، اُن کے لیے اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے۔ اُن پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔'' (سورۃ البقرہ: 277)

زکوٰۃ ادا کرنے والا جنت میں جائے گا۔

8. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ : دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ : تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّی الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ : وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ ! لَا اَزِيْدُ عَلٰی هٰذَا فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا . حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰی عَنْ اَبِیْ حَيَّانَ قَالَ : اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ زُرْعَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِهٰذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک بدوی رسول ﷺ کی خدمت

یادداشتیں

میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے آپ ایسا عمل بتلائیں جس پر اگر میں ہمیشگی کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، فرض نماز قائم کر، فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان المبارک کے روزے رکھ۔'' وہ کہنے لگا: ''مجھے اس ہستی کی قسم ہے جو میری جان کی مالک ہے! میں اس سے آگے نہیں بڑھوں گا۔'' جب وہ واپس ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنتی آدمی دیکھنا چاہتا ہو وہ اسے دیکھ لے۔'' (صحیح بخاری: 1397)

زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا انجام

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ قحط سالی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

9.عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكٰوةَ اِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللّٰهُ بِالسِّنِيْنَ.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا: ''زکاۃ ادا نہ کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قحط سالی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔'' (معجم طبرانی اوسط: 4574)

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا آگ میں ہوگا۔

10.وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :مَانِعُ الزَّكَاةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زکوۃ نہ دینے والا قیامت کے دن آگ میں ہوگا۔'' (طبرانی)

زکوٰۃ نہ دینے والوں کا مال قیامت کے دن گنجا سانپ بن کر ان کو ڈسے گا۔

11.عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ يَقُوْلُ : اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ ءَاتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ.

یادداشتیں

حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا پھر اس نے اسکی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو (آخرت) میں اس کا مال نہایت زہریلے سانپ بن کر جس کی آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے. اس کی گردن میں طوق کی طرح پہنادیا جائے گا وہ سانپ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر کہے گا کہ میں ہی تیرا مال ہوں میں ہی تیرا خزانہ ہوں پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ''اور جو لوگ کہ اس مال میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دے رکھا ہے، وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ مال ان کے حق میں بہتر ہے''۔

(صحیح بخاری: 4565)

یادداشتیں

العفة

عفت کیا ہے؟

سوال نہ کرنا۔

1. لِلۡفُقَرَآءِ الَّذِیۡنَ اُحۡصِرُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ ضَرۡبًا فِی الۡاَرۡضِ یَحۡسَبُهُمُ الۡجَاهِلُ اَغۡنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعۡرِفُهُمۡ بِسِیۡمٰهُمۡ ۚ لَا یَسۡـَٔلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیۡمٌ (273)

''صدقات ان فقراء کے لیے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں روکے گئے ہوں۔ وہ زمین میں چلنے پھرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ناواقف آدمی ان کے نہ مانگنے کی وجہ سے انہیں مالدار سمجھ لیتا ہے۔ آپ انہیں ان کے چہرے کی علامات سے پہچان لوگے۔ وہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتے۔ اور جو مال بھی تم خرچ کرو گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اُس کو جاننے والا ہے۔''

(البقرہ: 273)

2. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ''لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِی تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ. اِنَّمَا الْمِسْکِیْنُ الَّذِی یَتَعَفَّفُ اقْرَاءُ اِنْ شِئْتُمْ: یَعْنِي قَوْلَهُ تَعَالَی: '' لَا یَسْأَلُونَ النَّاسَ اِلْحَافًا''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا گیا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جسے ایک یا دو کھجور، ایک یا دو لقمے در بدر لیے پھریں بلکہ مسکین وہ ہے جو مانگنے سے بچتا ہے اور اگر تم دلیل چاہو تو (قرآن سے) اس آیت کو پڑھ لو کہ ''وہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتے''۔

(بخاری: 4539)

جو شخص عفیف رہنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے عفیف رکھتا ہے۔

یادداشتیں

3.عَنْ اَبِیْ سَعِیْد الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اِنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ: حَتّٰى اِذَا نَفِدَمَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: "مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّ خِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءٍ خَيْرًا وَاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے انہیں دیا۔ پھر انہوں نے سوال کیا اور آپ ﷺ نے انہیں پھر دیا۔ یہاں تک کہ جو مال آپ کے پاس تھا۔ اب وہ ختم ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس جو مال ودولت ہو تو میں اسے بچا کر نہیں رکھوں گا۔ مگر جو شخص سوال کرنے سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے سوال کرنے سے محفوظ ہی رکھتا ہے۔ اور جو شخص بے نیازی برتتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز بنا دیتا ہے اور جو شخص اپنے اوپر زور ڈال کر بھی صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے صبر و استقلال دے دیتا ہے۔ اور کسی کو بھی صبر سے زیادہ بہتر اور اس سے زیادہ بے پایاں خیر نہیں ملی۔ (صبر تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے)۔"

(بخاری: 1469)

لوگوں سے کبھی کچھ نہ مانگنا

4۔ عَنْ عَوْف بن مَالِكِ الْاَشْجَعِی رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، تِسْعَةً اَوْثَمَانِيَةً اَوْ سَبْعَةً، فَقَالَ: "اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَاللّٰهِ؟" وَكُنَّ حَدِيْثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ. فَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ؟" قَالَ: فَبَسَطْنَا اَيْدِيَنَا وَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: " عَلٰى اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ اَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا. وَالصَّلَوَاتِ الْخَمسِ وَ تُطِيْعُوا(وَاَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً) وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا. فَلَقَدْ رَاَيْتُ كَانَ بَعْضَ اُولٰئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سوطُ اَحَدِهِمْ. فَمَا يَسْاَلُ اَحَدًا يُنَاوِلُهُ اِيَّاهُ".

یادداشتیں

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نو یا سات یا آٹھ آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم رسول اللہ ﷺ سے بیعت نہیں کرتے حالانکہ ہم قریب ہی زمانہ بیعت کر چکے تھے تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں ۔آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم رسول اللہ ﷺ سے بیعت نہیں کرتے ؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں ۔آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا تم رسول اللہ ﷺ سے بیعت نہیں کرتے ؟ ہم نے اپنے ہاتھ دراز کیے اور عرض کیا: ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں ۔اب ہم کس بات پر بیعت کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے اور پانچوں نمازیں ادا کرو گے اور اللہ کی اطاعت کرو گے اور یہ بات آہستہ سے فرمائی کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگو گے۔تو میں نے ان میں سے بعض آدمیوں کو دیکھا کہ ان میں سے کسی کا کوڑا اگر اچانک سواری سے گر جاتا تو کسی سے اٹھا کر دینے کی خواہش نہیں کرتا تھا۔

(مسلم: 2403)

. عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما انَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمُنبِرِ، وَهُوَ ذَكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالمسالةَ:" اليَدُ العُلْيَا خَيرٌ مِنَ اليَدِ السُّفْلَى. فَاليَدُ العُلْيَا هِىَ المُنفِقَةُ،وَالسُّفْلَى هى السَّائلَةُ"

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ ﷺ منبر پر تشریف رکھتے تھے ۔آپ ﷺ نے صدقہ اور کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانے کا اور دوسروں سے مانگنے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والے کا ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والے کا۔

(بخاری: 1429)

محنت کر کے لوگوں سے غنی ہو جانا سوال کرنے سے بہتر ہے۔

6.عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:"لَانْ يَغْدُوَ

اَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلٰى ظَهْرِهِ ،فَيَتَصَدَّقَ بِهِ، وَ يَسْتَغْنِيَ بِهِ مِنَ النَّاسِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَسْأَلَ رَجُلاً اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهُ ذٰلِكَ، فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا اَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى ،وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے تم میں کسی کا صبح کے وقت جا کر اپنے پیٹھ پر لکڑی کا گٹھا اٹھا کر لانا اور اس میں سے صدقہ کرنا اور لوگوں سے مستغنی ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرتا پھر وہ اسے دے یا نہ دے۔ بے شک اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جن کا کھانا تیرے ذمہ ہے ان سے صدقہ شروع کر۔

(مسلم: 2400)

مال دار کو یتیم کے مال کے ذاتی استعمال سے پاک رہنا چاہیے۔

7.وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا (6)

"اور یتیموں کو جانچتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔ پھر اگر تم ان میں سمجھ بوجھ دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔ اور اس ڈر سے کہ وہ بڑے ہو جائیں گے اُن کا مال اسراف سے جلدی جلدی نہ کھا جاؤ۔ اور جو مال دار ہو تو چاہیے کہ وہ پرہیز کرے۔ اور جو فقیر ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ دستور کے مطابق کھائے۔ پھر جب تم اُن کا مال اُن کے حوالے کرنے لگو تو اُن پر گواہ ٹھہرا لو۔ اور اللہ تعالیٰ ہی حساب لینے کے لیے کافی ہے۔"

(النساء: 4,7)

عفت کی ضمانت دے دو، جنت کی ضمانت لے لو۔

8. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ

یادداشتیں

لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ"

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے لئے جو شخص دونوں جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کی ذمہ داری دے دے میں اس کے لئے جنت کی ذمہ داری دے دوں گا۔"

(بخاری: 6474)

مومن مردوں اور عورتوں کو اپنی عفت کی حفاظت کرنی چاہیے۔

9. قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿30﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿31﴾

"مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں بچا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اُس سے باخبر ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ (30) اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں بچا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں سے خود بخود ظاہر ہو جائے۔ اور چاہیے کہ وہ اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہیں۔ اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں کے لیے یا اپنے باپ دادا کے لیے، یا اپنے شوہروں کے باپ دادا کے لیے یا اپنے بیٹوں کے لیے یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے لیے یا اپنے بھائیوں کے لیے یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے لیے یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے لیے یا اپنی عورتوں کے

یادداشتیں

لیے یا اپنے غلاموں کے لیے یا خادم مردوں کے لیے جو کوئی غرض رکھنے والے نہ ہوں یا ان بچوں کے لیے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہ ہوئے ہوں۔ اور وہ اپنے پاؤں زور سے نہ ماریں کہ وہ زینت جسے وہ چھپائے ہوئے ہیں معلوم ہو جائے۔ اور اے ایمان والو! سب مل کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

(النور: 31)

نکاح کی استطاعت نہ رکھنے والوں کو چاہیے کہ پاکدامن رہیں۔

10. وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

''اور جو نکاح کا موقع نہ پائیں تو انہیں چاہیے کہ پاکدامنی اختیار کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے۔''

(النور: 33)

یاداشتیں

الانفاق

صدقہ کیا ہے؟

انسان کا مال وہی ہے جو اس نے صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔

1.،وَعَنِ ابنِ مسعودٍ ﷺ قَالَ : فقال رَسُولُ اللہ ﷺ اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَیهِ مِنْ مَالِهٖ ؟ قالوا : یَارَسُولَ اللہِ ما مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ الیه قَال : فَاِن مَالُهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ .

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون ہے جسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ''یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے ہر شخص کو اپنا مال ہی سب سے زیادہ محبوب ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس انسان کا مال تو وہی ہے جو اس نے (صدقہ وخیرات) کر کے آگے بھیجا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو وہ پیچھے چھوڑ گیا۔'' (بخاری: 6442)

صدقہ کیوں کریں؟

ان سے کہہ دو کہ کھلے اور چھپے خرچ کریں۔

2.قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خِلٰلٌ

''میرے جو بندے ایمان لائے ہیں ان سے کہہ دو کہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کھلے چھپے (راہ خیر میں) خرچ کریں قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوست نوازی ہو سکے گی۔'' (ابراہیم:31)

ہر شخص اپنے صدقے کے سائے تلے ہوگا۔

3.عَنْ عُقْبَۃَ ابْنَ عَامِرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ : اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِیُٔ عَنْ اَھْلِھَا حَرَّ الْقُبُوْرِ وَاِنَّمَا یَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ

یاداشتیں

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''صدقہ اہلِ قبور سے گرمی کو ختم کرتا ہے اور مومن قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے تلے ہوگا۔''
(طبرانی)

صدقہ کیسے کریں؟

جو کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں۔

4. اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ

''جولوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے اُنہیں رزق دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں۔ یقیناً وہ ایک ایسی تجارت کے متوقع ہیں جس میں ہرگز خسارہ نہ ہوگا۔'' (فاطر:29)

صدقہ چھپا کر کریں۔

5. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ تَعَالٰى فِیْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ: اِمَامٌ عَدْلٌ وشابٌ نَشَاَفِیْ عِبَادَةِ اللهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِیْ الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّافِیْ اللهِ اجْتَمَعَاعَلَيْهِ وَتَفَرَّقَاعَلَيْهِ. وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''سات قسم کے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سایہ میں رکھے گا جس دن اس کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ انصاف کرنے والا حاکم، وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں جوان ہوا ہو، وہ شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہے، دو ایسے شخص جو اللہ کے لیے محبت رکھتے ہیں، اسی پر وہ جمع ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے، ایسا شخص جسے کسی خوبصورت اور عزت دار عورت نے

یادداشتیں

بلایا لیکن اس نے یہ جواب دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ انسان جو صدقہ کرے اور اسے اس درجہ چھپائے کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جو اللہ کو تنہائی میں یاد کرے اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بہنے لگ جائیں۔''
(صحیح بخاری: 1423)

صدقہ کب کریں؟

آخرت سے پہلے خرچ کریں۔

6. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جو کچھ مال متاع ہم نے تم کو بخشا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی، نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش چلے گی اور ظالم اصل میں وہی ہیں جو کفر کی روش اختیار کرتے ہیں۔''

(البقرہ: 254)

صدقہ نہ کر سکیں تو!!!

اگر صدقہ کرنے کو کچھ نہیں ہے تو اچھی بات پر عمل کرو اور بری باتوں سے باز رہو۔

7. حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ بُرْدَةَ. عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ. فَقَالُوْا: يَانَبِيَّ اللهِ اَفَمَنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ. قَالُوْا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ. قَالُوْا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَالْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ.

ہم سے سعید بن ابی بردہ نے بیان کیا، ان سے ان کے باپ ابو بردہ نے ان کے دادا ابو موسیٰ اشعری سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے نبی ﷺ! اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر اپنے ہاتھ سے کچھ کما کر خود کو بھی نفع پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ لوگوں نے کہا کہ

یاداشتیں

اگراس کی طاقت نہ ہو؟ فرمایا کہ پھر کسی حاجت مند فریادی کی مدد کرے۔لوگوں نے کہا کہ اگراس کی بھی سکت نہ ہو۔فرمایا کہ پھراچھی بات پر عمل کرے اور بری باتوں سے باز رہے۔اس کا یہی صدقہ ہے۔ (صحیح بخاری: 1445)

ہدیہ دیا کرو۔

8.عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ :أَنَّ رَسُوْلَاللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ :يَانِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَاتَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَاوَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:مسلمان عورتو! تم میں کوئی اپنی ہمسائی کے گھر بکری کے پائے کا ایک کھر بھیجنے کو بھی حقیر نہ سمجھے۔یعنی کچھ نہ کچھ ہدیہ بھیجتی رہے۔ (صحیح مسلم: 2379)

صدقہ کا اسوہ

ایک دینار بھی ایک رات گھر میں رکھنا مجھے پسند نہیں۔

9. عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ،اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ:" مَايَسُرُّنِی أَنَّ لِی اُحُدًاذَهَبًاتَأْتِی عَلَیَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِی مِنْهُ دِينَارٌ اِلَّادِينَارٌ أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ عَلَیَّ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"میرے لیے یہ بات باعث مسرت نہیں کہ میرے لیے احد پہاڑ کے برابر سونا ہواور تیسری شب مجھ پر آجائے اوران میں سے ایک دینار بھی میرے پاس باقی ہو سوائے اس دینار کے کہ اس کو میں اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے بچا رکھوں۔" (صحیح مسلم: 2302)

رسول اللہ ﷺ کی وصیتیں

آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر

10.عَنْ عَدِیِّ بنِ حَاتِمٍ رضی الله عنه قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُولُ : اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.

یاداشتیں

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم آگ سے بچو اگر چہ کھجور کے ایک ٹکڑے (کے صدقے) کے ساتھ ہی۔''

(بخاری: 6023)

صدقہ کیا کرو

11. اَنَّ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ: يَقُوْلُ: تَصَدَّقُوْا فَسَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِيْ الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهَا.

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے سنا گیا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ کیا کرو پس عنقریب ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جب آدمی اپنا صدقہ لے کر نکلے گا (کوئی اسے قبول کرلے مگر جب وہ کسی کو دے گا تو وہ) آدمی کہے گا کہ اگر اسے تم کل لائے ہوتے تو میں لے لیتا لیکن آج مجھے اس کی حاجت نہیں رہی۔ (صحیح بخاری: 1424)

رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو صدقہ کرنے کی نصیحت کی

12. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عِيْدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِيْ الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن نکلے۔ پس آپ ﷺ نے (عیدگاہ) میں دو رکعت نماز پڑھائی۔ نہ آپ ﷺ نے اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ پھر آپ ﷺ عورتوں کی طرف آئے۔ بلال آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ انھیں آپ ﷺ نے وعظ اور نصیحت کی اور ان کو صدقہ کرنے کے لیے حکم فرمایا۔ چنانچہ عورتیں کنگن اور بالیاں (بلال کے کپڑے میں) ڈالنے لگیں۔

(صحیح بخاری: 1431)